سوال

فرض نماز کے بعد ماتھے پر ہاتھ رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد فوراً اپنے ماتھے پر دایاں ہاتھ رکھ دیتے ہیں یا اسے پکڑ لیتے ہیں اور کوئی دعا پڑھتے رہتے ہیں۔ کیا اس عمل کی کوئی دلیل قرآن و سنت میں موجود ہے۔ تحقیق کرکے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سلام الطویل المدائنی عن زید العمی عن معاویہ ب قرہ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح بیدہ الیمنی ثم قال: «اشھد ان لاالہ الااللہ الرحمن الرحیم، اللھم اذھب عنی الھم والحزن»

رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز پوری کرتے (تو) اپنی پیشانی کو دائیں ہاتھ سے چھوتے پھر فرماتے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں ہے وہ رحمن و رحیم ہے، اے اللہ! غم اور مصیبت مجھ سے دور کردے۔ (عمل الیوم واللیلہ لابن السنی ح والفظ لہ۔ الطبرانی فی الاوسط 3/243 دوسرا نسخہ: 2499 کتاب الدعاء للطبرانی 2/1092 ح 659 الامالی لابن سمعون: ح 121 نتائج الافکار لابن حجر 2/301، حلیہ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی 6/301-302)

اس روایت کی سند سخت ضعیف ہے سلام الطویل المدائنی: متروک ہے۔ (التقریب: 2702)

امام بخاری نے فرمایا: "ترکوہ" (کتاب الضعفاء مع تحقیقی: تحفۃ الاقویاء ص 51 ت: 155)

حاکم نیشاپوری نے کہا: اس نے حمید الطویل، ابو عمرو بن العلاء اور ثور بن یزید سے موضوع احادیث بیان کی ہیں۔ (المدخل الی الصحیح ص 144 ت: 73)

حافظ ہیثمی نے کہا: "وقد اجمعوا علی ضعفہ" اور اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ (مجمع الزوائد ج 1 ص 212)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: "والحدیث ضعیف جدا بسببہ" اور (یہ) حدیث سلام الطویل کے سبب کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ (نتائج الافکار 2/301)

اس سند کا دوسرا راوی زید العمی: ضعیف ہے۔ (تقریب التھذب: 2131)

اسے جمہور (محدثین) نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد 10/110/260)

حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: "وبقية رجال احد اسنادي الطبراني ثقات وفي بعضهم خلاف" اور طبرانی کی دو سندوں میں سے ایک سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں اور ان میں سے بعض میں اختلاف ہے (مجمع الزوائد 10/110)

طبرانی والی دوسری سند تو کہیں نہیں ملی، غالبا حافظ ابن الہیثمی کا اشارہ البزار کی "" حدثنا الحارث ابن الخضر العطارثنا عثمان بن فرقد عن زید العمی عن معاویہ بن قرۃ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ۔ ۔ ۔ الخ والی سند کی طرف ہے۔ (دیکھئے کشف الاستار 4/22 ح 3100)

عرض ہے کہ الحارث بن الخضر العطار کے حالات کسی کتاب میں نہیں ملے۔ اور یہ عین ممکن ہے کہ اس نے عثمان بن فرقد اور زید العمی کے درمیان سلام الطویل المدائنی کے واسطے کو گرا دیا ہو۔ اگر نہ بھی گرایا ہو تو یہ سند اس کے مجہول ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ ۔

دوسری روایت: کثیر بن سلیم عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے:

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى صلاته مسح جبهته بيمينه ثم يقول « باسم الله الذي لااله غيره اللهم اذهب عني الهم والحزن ثلاثة»

رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز پوری کرتے تو دائیں ہاتھ سے اپنی پیشانی کا مسح کرکے تین دفعہ فرماتے: اس اللہ کے نام کے ساتھ (شروع) جس کے علاوہ کوئی (برحق) الہ نہیں ہے۔ اے اللہ! میرے غم اور مصیبت کو دور کردے۔

(الکامل لابن عدی 7/199 ترجمہ کثیر بن سلیم۔ واللفظ لہ الاوسط للطبرانی 4/126 ح 3202 وکتاب الدعاء للطبرانی 2/1095 ح 658۔ للامام للشجری 1/249 وتاریخ بغداد 12/480 ونتائج الافکار 2/301،302)

کثیر بن سلیم کے بارے میں امام بخاری فرماتے ہیں: "منکر الحدیث" (کتاب الضعفاء بتحقیقی تحفۃ الاقویاء: 316)

جسے امام بخاری منکر الحدیث کہہ دیں۔ ان کے نزدیک اس راوی سے روایت حلال نہیں ہے۔ (دیکھئے لسان المیزان ج 1 ص 20)

کثیر بن سلیم کے بارے میں امام نسائی فرماتے ہیں: "متروک الحدیث" (کتاب الضعفاء والمترکین: 506)

متروک راوی کی روایت شواہد ومتابعت میں بھی نہیں ہے۔ (دیکھئے اختصار علوم الحدیث للحافظ ابن کثیر (ص 38، النوع الثانی تعریفات اخری للحسن)

خلاصۃ التحقیق: یہ روایت اپنی تینوں سندوں کے ساتھ سخت ضعیف ہے۔

شیخ البانیؒ نے بھی اسے "ضعیف جداً" سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ (السلسلۃ الضعیفہ 2/114 ح 660)

تنبیہ: سیوطی نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ (الجامع الصغیر: 6741)

محمد ارشاد قاسمی دیوبندی نے اسے بحوالہ الجامع الصغیر ومجمع الزوائد نقل کرکے "بسند ضعیف" لکھا ہے (یعنی اس کی سند ضعیف ہے) لیکن اس غالی دیوبندی نے عربی عبارت (جس میں روایت مذکور پر جرح ہے) کا ترجمہ نہیں لکھا۔

دیکھئے "الدعاء المسنون" (ص 212 پسند کردہ "مفتی" نظام الدین شامزئی دیوبندی)

دیوبندی وبریلوی حضرات سخت ضعیف ومردود روایات عوام کے سامنے پیش کرکے دھوکا دے رہے ہیں۔ کیا یہ لوگ اللہ کی پکڑ سے بے خوف ہیں؟

الغرض اس ساری بحث کا ماحصل یہ ہے کہ نماز کے بعد، ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دعا کرنے کا کوئی ثبوت نبی ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وتابعین عظام رحمہم اللہ سے نہیں ہے۔ لہذا اس پر عمل سے مکمل اجتناب چاہیے۔ وما علینا الا البلاغ (19/ صفر 1426ھ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج1ص471

محدث فتویٰ